

الجواب حامدا ومصليا

قرہ مجری شدہ وروں میں شادی کرنا ہی حرام ہے۔ شرعاً اس میں کوئی قیادت نہیں سہا بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ اس طرح کی شادیوں میں ازدواجی زندگی اچھی نہ تھی۔ نہیں ہوتی تو یہ بات حرج سے آگے نہ جاتی ہے، چنانچہ بعض علماء (شیافویہ و حنبلیہ) نے بھی یہ بات لکھی ہے کہ زیادہ قرہ مجری شدہ وروں میں شادی کرنا مناسب نہیں، کہ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ایسے نکاح سے ہونے والی اولاد کمزور ہوتی ہے اور بے خاندان میں جھگڑا سرایت کر جاتا ہے۔ نیز بعض علماء و اہل کتب کا کہنا ہے کہ ایسے نکاح سے ہونے والی اولاد کمزور ہوتی ہے۔ لیکن اس کے برعکس بعض لوگوں کا حرج یہ بھی ہے کہ خاندان میں ہونے والا نکاح زیادہ پائیدار اور مزاج کی موافقت کی وجہ سے زیادہ باعث محبت ہوتا ہے۔ بہر حال اس مسئلے میں لوگوں کے تجربات مختلف ہیں اور تجربات کی بنیاد پر کوئی شرعی حکم ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس صورت میں ان حالات کو مدنظر رکھنا چاہیے کہ شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور اگر کوئی پہلی رائے کا قائل ہو کر ایسے نکاح سے مصلوہ مکرر کرے تو وہ بھی شرعاً قابل ملامت نہیں۔

تذکرۃ الموضوعات للفقی - (۱ / ۱۲۷)

«لا تکھوا القرۃ العربیۃ فإن الولد یخلق صاویہ» ای لیفا لیس بمرغوع

الصحیح الحیر ط العلمیہ - (۳ / ۳۰۹)

حدیث: «لا تکھوا القرۃ العربیۃ فإن الولد یخلق صاویہ»۔ عذا الحدیث تبع فی ہذا الحدیث إمام الحرمین ہو والشافعی الحنفی، وقال ابن الصلاح لم أجد له أصلاً معتمداً للصحیح، وقد وقع فی غرب الحدیث لأن فیہ قال جاء فی الحدیث «أقربوا لا تصووا»، وفسره فقال هو من الصاوی وهو النصف القسم بقول أصحاب القرۃ إذا أنت بولد صاوی والمراد «تکھوا فی العربیۃ» ولا تکھوا فی العربیۃ» ویؤید ابن ہبوس فی تلخیص العربیۃ فی ترجمۃ الشافعی عن شیخہ کہ عن یزید عن الشافعی قال إنما فعل بیت لم یخرج لعلهم یلی رجال غوہم کفان فی أولادهم حتی یروی إبراہیم الحمری فی غرب الحدیث عن عبد اللہ بن النعمان عن ابن مالک قال قال عمر لآل السائب قد أضوام فالتکھوا فی البواغ، قال الحمری یعنی تزوجوا العربیۃ.



المعنی عن حمل الأصفار - (۱ / ۴۷۹)

حدیث: «لا تکھوا القرۃ العربیۃ فإن الولد یخلق صاویہ»

قال ابن الصلاح: لم أجد له أصلاً معتمداً، قلت: إنما يعرف من قول عمر أنه قال لآل السائب «قد أضوام فالتکھوا فی البواغ» رواہ إبراہیم الحمری فی غرب الحدیث، وقال مصابہ تزوجوا العربیۃ قال: ویقال: اقربوا لا تصووا.

شرح القسطلانی = إرشاد الساری لشرح صحیح البخاری - (۸ / ۲۳)

وإن تكون قرۃ غیر ذریۃ لقولہ «ملی اللہ علیہ وسلم» لا تکھوا القرۃ العربیۃ فإن الولد یخلق صاویہ ذکرہ فی الإحصاء وقولہ: صاویہ أي لیفا لطیفت الشهوۃ، قال الزنجانی: ولأن من مقاصد التکاح التواء القلب لأجل التعاضد واجتماع الکلمۃ وهو مفقود فی تکاح

القرية. ويطلق العسكري في بلاد الحكم عليهم سمعة الخبيثات التي تدور عن قلوبهم  
الصلاح لم آت له أصلاً معناه قال العسكري نزل بهم إلهام إمامهم الشاهن أمير  
وقال الخياط حين قلصن القرية والحدود المظفرية في القرية. وقال الخياط  
الملك قد استولموا في القرية. وقال الخياط  
لقد قلصت وهي قرية. وقد آتت والسيحان القرية  
وما ذكر في الزبدة من أن القرية أولي من...

لا ينال القناعة - (٧ / ١٠٩)

المقرر لآين القضاة - (٧ / ٩٠٩)

ويختار الأحياء، فإن ولدته كريمة، ولها بذلك الميراث لا سيما متى تمكنوا العرب من  
لا تضعف أولادكم. وقال بعضهم: العرب العبداء، ولهم نعم نسب، والله لا يورث  
المداوة في النكاح، وأعضاؤه إلى الطلاق، فلو كان في الزمان منكم من فقهه فيهم النكاح  
صحتها والله أعلم.

مضى السحاح إلى معرفة معنى أفعال السحاح - (٢٠٦/٤)  
ويستحب هذه بكم نسبة ليست قراءة تامة

مبنى المحامى إلى مبرة معالى ألقاط المحامى - (٢٠٩/٩)

[illegible]

لا اله الا الله  
 محمد رسول الله  
 ١٣٣٥  
 منقوش

OK 11/15

المجلد  
 العدد  
 تاريخ النشر  
 المجلد  
 العدد  
 تاريخ النشر